Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ — ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ — ۲۳ شہادت ۱۳۵۵ہش — ۲۳ اپریل ۱۹۷۶ء — نمبر ۹۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

ضعف اور بے چینی بہت ہے، نیز ٹانگوں میں بھی شدید درد ہے

احباب خاص درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپکے قیمتی اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اشاعتِ اسلام کے عظیم الشان کام کو مزید وسعت دینے اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے بنیادی کام کو بہتر بنانے کے لئے "وقفِ جدید" کی تحریک جاری فرمائی تھی۔ اس تحریک کی اہمیت حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے واضح ہوتی ہے حضور فرماتے ہیں :۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ اُن لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔"

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

پس احمدی بھائیوں، بہنوں اور بچوں سے گذارش ہے کہ وہ مذکورہ وعید سے بچتے ہوئے "وقفِ جدید" کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مالی وقفِ جدید

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لوگ دُعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور نہیں سمجھتے کہ دُعا کیا چیز ہے

چاہیئے کہ انسان خدا کو اس طرح پکارے کہ اسکی روح گداز ہو کر آستانۂ الوہیت کی طرف بہہ نکلے

"مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے۔ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ مُنہ سے بڑبڑا لئے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا۔ اور اس کا کمال اور مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال دردِ دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کو پکارے، ایسا کہ اس کی رُوح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانۂ الوہیت کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح پر کوئی مصیبت میں مُبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیّر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دُعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے اس کی آواز، اس کا لب و لہجہ بھی اَور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رِقّت اور درد ہوتا ہے جو الوہیّت کے چشمۂ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دُعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں اور زبان میں خشوع خضوع ہو، دِل میں درد اور رِقّت ہو، اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو، اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پُوری امید ہو، اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانۂ الوہیّت پر گرے گا نامُراد واپس نہ ہوگا۔"

کُل آمد پر جو خدا آپ کو دیتا ہے شرح کے مطابق لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرمائیے (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۵۵ھش
۲۳ اپریل ۱۹۷۶ء

جھوٹ کی خطرناک مہم اور اُس کا انجام

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر پر بار بار روشنی ڈالی ہے کہ اس کی طرف سے اصلاحِ خلق کی غرض سے دنیا میں جتنے بھی مامور مبعوث ہوتے رہے اہلِ دنیا نے انہیں نہ صرف جھٹلایا بلکہ ان کی مخالفت کی، استہزاء کے رنگ میں ہر طرح اُن کا مذاق اُڑایا اور ان کے ساتھ توہین آمیز سلوک روا رکھ کر انہیں دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اور پھر انہوں نے استہزاء سے کام لینے، توہین آمیز سلوک روا رکھنے اور نت نئے مظالم ڈھاتے میں ہمیشہ جھوٹ کا سہارا لیا اور باہم سر جوڑ جوڑ کر مامورینِ الٰہی کے خلاف ایسے ایسے خطرناک جھوٹ گھڑے اور انہیں سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس قدر وسیع پیمانہ پر پھیلایا کہ وقتی طور پر لوگوں کی نگاہ میں مامورینِ الٰہی کی صداقت مشتبہ ہو ہو گئی۔

اس میں شک نہیں کہ مامورینِ الٰہی اور اُن پر ایمان لانے والوں کو ان مخالفتوں، ان ایذا رسانیوں اور ان افترا پردازیوں کی وجہ سے بہت ہی پُر صعوبت اور صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑا لیکن خدا تعالیٰ بالآخر مخالفینِ حق کے جھوٹ اور مکر و فریب کا پردہ چاک کر کے مامورینِ الٰہی کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کرتا چلا گیا کیونکہ بہت سی سعید روحیں اس اندھی مخالفت اور افترا پردازی کی گندی مہم کی وجہ سے ہی حقیقت حال معلوم کرنے کی طرف متوجہ ہوئیں اور بعد تحقیق جھوٹ کا پردہ چاک ہونے اور اصل حقیقت آشکار ہونے پر انہیں قبولِ حق کی سعادت نصیب ہوتی حتیٰ کہ خود افترا پردازی کی مہم چلانے اور مخالفت کی آگ بھڑکانے والوں کی اولادیں حق و صداقت کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں اور پھر انہوں نے اشاعتِ حق میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔

جہاں تک مامورینِ الٰہی کے خلاف نہایت منظم طریق پر چلائی جانے والی افترا پردازی کی مہم کا تعلق ہے اس میں ایک نہ ایک افترا پرداز کو مرکزی کردار کی حیثیت حاصل ہوتی تھی۔ وہ بہت غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد کسی نہ کسی خاص موقع پر ایک انتہائی خطرناک افتراء گھڑتا تھا اور پھر اُس کے چیلے چانٹے اُس افتراء کو پھیلانے اور لوگوں کو حق سے دُور رکھنے میں مصروف ہو جاتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ یکدم ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک ایک طوفان بدتمیزی برپا ہو جاتا حتیٰ کہ انسانیت اور شرافت سر پیٹ کر رہ جاتی۔ چونکہ سرورِ دو عالم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مکی زندگی میں ایسے ہی انتہائی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑا تھا اور ایک نہایت ہی خطرناک افترا پرداز نے آپؐ کے خلاف افترا پردازی کی مہم چلانے میں مرکزی کردار ادا کیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا قرآن مجید میں بطور خاص ذکر فرمایا چنانچہ اس مہا افترا پرداز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۝ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ۝ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۝ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۝ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ۝ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ۝ (المدثر آیات ۱۲ تا ۲۷)

ترجمہ: (اے رسول!) مجھے اور اس کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا تھا چھوڑ دے (یعنی میں خود اس سے نمٹ لوں گا)۔ اور میں نے اس کے لئے بہت مال پیدا کیا تھا اور ایسی اولاد بھی جو ہر وقت اُس کے آگے پیچھے پھرتی تھی۔ اور میں نے اس کے لئے بہت سے ترقیات کے سامان پیدا کئے تھے پھر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اس سے بھی زیادہ اسے دوں۔ سُنو وہ میری آیتوں کا دشمن تھا۔ سو میں اُسے ایک ایسے عذاب میں مبتلا کروں گا جو ہر وقت بڑھتا چلا جائے گا۔ اُس نے میری آیتوں کو سُنا اور ان پر غور کیا اور اندازہ کیا (کچھ بات بنانے کی کوشش کی) اور وہ ہلاک ہو جائے اُس نے کیسا غلط اندازہ کیا۔ پھر اُس نے دوبارہ فکر کیا۔ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔ پھر پیٹھ پھیر لی اور تکبّر سے کام لیا اور کہا کہ یہ تو ایک جھوٹ ہے جو پہلوں سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ ایک انسانی کلام ہے۔ ہم اس شخص کو دوزخ میں ڈالیں گے۔

اسلام کی ابتدائی کُتب تواریخ میں ایک ایسا واقعہ بیان ہوا ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان آیات میں جس شخص کا ذکر آتا ہے اُس سے مراد حضرت خالدؓ بن ولید کا باپ ولید بن مغیرہ ہے جس نے قریشِ مکہ کو جمع کر کے ایک حج کے موقع پر آپؐ کے خلاف جھوٹ کی ایک زبردست مہم چلانے کا منصوبہ بنایا اور پھر انہیں اسے منظم طور پر پورے عرب میں پھیلانے کی ترکیب سُوجھائی۔ اُس وقت متعدد جھوٹ گھڑنے کی تجویزیں زیرِ غور آئیں لیکن ولید بن مغیرہ ہر تجویز کو غیر مؤثر قرار دے کر رد کرتا رہا اور آخر میں بہت سوچ بچار کے بعد اُس نے یہ ترکیب بتائی کہ حج کے موقعہ پر باہر سے آنے والوں میں منظم طور پر یہ جھوٹ پھیلایا جائے کہ (نعوذ باللہ) یہ شخص جادُوگر ہے اور یہ ایسا کلام پیش کر رہا ہے جو آدمی کو اس کے باپ، بھائی، بیوی بچوں اور سارے خاندان سے جُدا کر دیتا ہے۔ اس موقعہ پر ولید بن مغیرہ نے مرکزی کردار ادا کیا اور اس کے منصوبے کے مطابق حج کے موقع پر قریش کی ٹولیوں کی ٹولیاں باہر سے آنے والوں کے درمیان پھیل گئیں اور انہوں نے خوب پراپیگنڈہ کیا کہ یہاں ایک ایسا شخص اُٹھ کھڑا ہوا ہے جو بہت بڑا جادُوگر ہے اور وہ جادُو کے زور سے خاندانوں میں تفرقہ ڈال دیتا ہے، اس سے ہوشیار رہنا اور اس کی باتوں میں نہ آنا ورنہ سخت پچھتاؤ گے۔ الغرض جھوٹ کی انتہائی خطرناک مہم چلا کر لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدظن کیا گیا اور اس طرح پوری کوشش کی گئی کہ لوگ آپؐ سے نہ ملیں۔ اور پھر افترا پردازی کی اس مہم میں روز بروز شدت ہی آتی چلی گئی جیسا کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے (جنہوں نے خود اس زمانہ میں بعض حالات میں جھوٹ کے وجوب کا فتویٰ دے رکھا ہے) لکھا ہے:۔

"یہ جھوٹ کی مہم صرف حج ہی کے موقع پر نہیں چلتی تھی بلکہ سال کے بارہ مہینے اور مہینوں کے تیس دن شب و روز اس کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ مکہ کے عوام کو بھی ہر وقت آپؐ کے خلاف بہکایا جاتا تھا۔ باہر سے آنے والوں کو بھی آپؐ سے خبردار رہنے اور آپؐ کے قریب نہ جانے کی تاکید کی جاتی تھی۔ عرب کے میلوں عُکاظ، مجنّہ اور ذوالمجاز میں بھی قریش کے وفود پھیل جاتے تھے اور آپؐ کے خلاف ہر قسم کے وسوسے دلوں میں ڈالتے تھے اور خاص طور پر حج کے موقع پر تو ان کے وفد حاجیوں کے ایک ایک پڑاؤ پر جاتے اور ہر وہ ممکن بات آپؐ کی مخالفت میں پھیلاتے تھے جس سے لوگ آپؐ کی بات سُننے سے پرہیز کرنے لگیں اور آپؐ کی ذات کو اپنے لئے خطرہ سمجھنے لگیں۔"

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۸)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے اور مامورینِ الٰہی کی پوری تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے کہ مامورینِ الٰہی کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے اور ان کے مخالفین ان کے خلاف جھوٹ اور افترا پردازی کی مہم ضرور چلاتے ہیں۔ ان کی مخالفت کا ہونا اور ان کے خلاف افترا پردازی کی مہم کا چلایا جانا ان کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہوتا ہے۔ اس اندھی مخالفت اور افتراء پردازی کی انتہائی خطرناک اور منظم مہم کے باوجود حق بہرحال غالب آکر رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ جو سچوں کا دوست اور جھوٹوں کا دشمن ہے اس اندھی مخالفت اور افترا پردازی کی مہم کو ہی حق کی اشاعت کا موجب بنا دیتا ہے حتیٰ کہ بڑے بڑے مخالفوں اور افترا پردازوں کی اولادیں قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے بغیر نہیں رہتیں جیسا کہ ولید بن مغیرہ کا اپنا بیٹا خالد (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قبولِ اسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور ایک نامور اسلامی جرنیل کی حیثیت سے وہ شہرت اور عزت پائی کہ قیامت تک آنے والی نسلیں اس کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ کی قدیمی سُنت اور تاریخ سے ثابت شدہ مسلّمہ حقیقت کی رُو سے وہ مہدی موعودؑ اور اسکی جماعت جس کے احیاء و غلبہ اسلام کی غرض سے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی مامورینِ الٰہی کی اندھی مخالفت اور ان کے خلاف چلائی جانے والی افترا پردازی کی مہم سے کیسے مستثناء قرار پا سکتی تھی۔ وقفہ وقفہ سے اندھی مخالفت کا زور پکڑنا اور اس کے خلاف افتراء پردازی کی مہم کا زور شور سے چلایا جانا اور اس کے باوجود حقیقی اسلام کا دنیا میں پھیلتے اور غالب آتے چلے جانا تو اس کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ اس کے ذریعہ سے اُس کا منجانب اللہ ہونا آشکار ہوتا چلا آرہا ہے اسی لئے مخالفین کی طرف سے اندھی مخالفت اور افترا پردازی کی مہم کے باوجود اقوامِ عالم کی سعید رُوحیں اس کی طرف دَوڑی آرہی ہیں اور آ آکر اس میں شامل ہو رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ زکوٰۃ

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ)

(۴)

تزکیۂ نفس اور حسنِ خلق کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ سے تزکیہ مال بھی ہوتا ہے اور جیسا کہ زکوٰۃ کے معنے میں بتایا جا چکا ہے زکوٰۃ جس مال سے ادا کی جاتی ہے اسے وہ پاک بھی کرتی ہے اور آفات سے بھی بچاتی ہے۔ کیونکہ اس مال میں دوسروں کا حق ہوتا ہے اور جب تک زکوٰۃ نکال کر مستحقین کو نہ ادا کر دی جائے اس وقت تک وہ مال پاک نہیں ہوتا۔ قرآن کریم کا یہ فرمانا کہ:-

وَفِیْٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

(الذٰریٰت - ۲۰)

جن کے پاس اموال ہیں انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان میں دوسرے مستحقین کا بھی حصہ ہے۔ بلکہ ان کا حق ہے اس حکمت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے اس کمائی میں دوسروں کا بھی حق شامل ہوتا ہے۔ جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولت مند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے۔ مثلاً ایک مالدار آدمی ایک کان سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ کان کے مزدوروں کو ان کی مزدوری پوری طرح ادا بھی کر دے تو بھی وہ جو کچھ ان کو ادا کرتا ہے ان کی مزدوری ہے۔ مگر قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار تھے۔ کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ دنیا کے سب خزانے بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ نہ کسی خاص شخص کے لئے۔ پس مزدوری ادا کر دینے کے بعد بھی حقِ ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا۔ ادا نہیں ہوتا۔ اس کی ادائیگی کی یہ صورت ہو سکتی تھی کہ ان مزدوروں کو کچھ زائد رقم بھی دی جائے۔ مگر اس سے بھی وہ حق ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح ان چند مزدوروں کو تو ان کا حق ادا ہو جاتا مگر باقی دنیا جو اس میں حصہ دار تھی ان کا حق ادا ہونے سے رہ جاتا پس اسلام نے یہ حکم دیا کہ اس قسم کی کمائی سے ایک حصہ زکوٰۃ کی صورت میں قومی خزانہ میں ادا کیا جائے تا کہ قومی نظام اسے دوسرے تمام لوگوں پر مشترک طور پر خرچ کرے اس طرح بنی نوع انسان کا ہر فرد اپنا حقِ ملکیت وصول کرے جو خدا نے اس زمین میں اس کا رکھا ہے۔

پس ایسا مال جس سے دوسروں کا حق ادا کر دیا جائے وہ مال پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اس طرح مال کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ جب لوگوں کے پورے حقوق ادا کر دئے جائیں اور یہ سمجھ لیا جائے کہ ملکیت میں دوسروں کا بھی حق ہے تو اس سے معاشرہ میں امن کی فضاء قائم ہو جاتی ہے۔ نیکی اور بھلائی اور تہذیب اور حسنِ خلق کی روح پروان چڑھتی ہے۔ جو جماعتی زندگی کے نظام کے استحکام کے لئے از بس ضروری ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں زکوٰۃ کے اس فلسفہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"دراصل یہ ہے کہ زکوٰۃ میں دو مصلحتوں کی رعایت پیش نظر رکھی گئی ہے اول تہذیب نفس۔ دوم تمدنی و اجتماعی حاجات کا انسداد۔ تہذیب نفس سے مراد یہ ہے کہ مال بخل، خود غرضی، جنسی عداوت اور جنسی بداخلاقیاں پیدا کرتا ہے۔ ان بداخلاقیوں کے انسداد کا بہترین علاج "انفاق" یعنی صرفِ مال اور سخاوت ہے۔ اس سے بخل کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ خود غرضی مٹ جاتی ہے اور عداوت جنسی کی بجائے جنسی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی جنسی محبت ان تمام اخلاقِ کریمانہ کی اساس اور بنیاد ہے جو دلِ انسان کو "حسنِ معاملہ" کا خوگر بناتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ انسان "اخلاقِ حسنہ" کا پیکر بن جاتا ہے اور اس کا نام تہذیبِ نفس ہے۔

پھر زکوٰۃ تمدنی و اجتماعی حاجات کے انسداد کا بہترین علاج ہے اس لئے کہ نظام تمدنی اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا جب تک اس نظام میں مضبوط مالی نظام موجود نہ ہو تا کہ اس کے ذریعہ سے تمدنی نظام کے اعلیٰ و ادنیٰ اعمال اور رعایا کے مناسب حال حاجات و ضروریات کو پورا کیا جائے نیز فقراء و مساکین، ضعفاء، یتامیٰ، بیوگان اور اسی قسم کے دیگر حاجتمند دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور ذلیل و رسوا ہونے سے محفوظ رہیں اور حکومت ان کی پوری کفالت کر سکے اور یہ تمام مشترک ذمہ داریاں اس طرح پوری ہو سکتی ہیں کہ منجملہ دیگر ذرائع آمدنی کے حکومت کی آمدنی کا ایک معقول ذریعہ اہل سرمایہ سے زکوٰۃ کی وصولی سے حاصل ہو۔"

(حجۃ اللہ البالغہ۔ جلد ۲ ابواب الزکوٰۃ)

غرباء کی ربوبیت

پھر زکوٰۃ قوم کے غرباء کی ربوبیت اور کفالت کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کا ذریعہ معاشرہ کے غریب اور مفلس اور نادار لوگوں کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "زکوٰۃ امراء سے لے کر فقراء کو دی جائے" اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ زکوٰۃ کا فلسفہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور غرباء کی مدد ہے۔

قرآن کریم نے مصارف زکوٰۃ کی جو تفصیل دی ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کا مال بھی دراصل غریب پروری کے لئے ہی اسلام نے رکھا ہے تا نتیجۃً اس نادار طبقہ کی تکلیفوں، تنگدستیوں اور تنگدستیوں اور دکھوں کو دور کرنے کے لئے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بہت فکرمند رہے اور اس کے لئے آپ نے یہ نظام جاری اور نافذ فرمایا۔ اور آپ نے خود اپنی زندگی غریبوں اور مسکینوں کی صورت میں بسر کی اور دعا کی کہ "خداوند مجھے مسکین زندہ رکھ۔ مسکین ہی مار اور مسکینوں کے زمرہ میں ہی میرا حشر کر"۔ آپ نے اس روحانی ترقی اور بشارت تک ہی اس طبقہ کی امداد کو محدود نہیں کیا بلکہ ان کی غربت اور افلاس کو دور کرنے کے لئے اور ان کی دنیاوی تکلیفوں اور مصیبتوں کو ختم کرنے کے لئے بھی ایک عملی تدبیریں اختیار کیں، جن میں سے بڑی موثر اور اہم تدبیر زکوٰۃ کے نظام کو جاری کرنا ہے جو غرباء کی ربوبیت اور ان کی کفالت کا بہت بڑا ضامن ہے۔ چنانچہ

تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ اسلام کے دور اول میں نظام زکوٰۃ کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے اہتمام نے ایسی غریب پروری کی کہ معاشرہ کی حالت ہی بدل گئی اور لینے والوں کی بجائے سب دینے والے ہو گئے اور اتنے خوشحال ہو گئے کہ ایک آدمی زکوٰۃ دینے کے لئے نکلتا تو اسے زکوٰۃ کا مستحق کوئی شخص نہ ملتا زکوٰۃ سے تنگدستی اور غربت کو دور کرنے اور معاشرہ کو خوشحال اور آسودہ بنانے میں جہاں بہت بڑی مدد ملتی ہے وہاں یہ قوم کی اخلاقی حالت درست رکھنے کا بھی اہم ذریعہ ہے۔ حقائق اور واقعات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ غربت اور افلاس بھوک اور تنگدستی سے ہولناک جرائم کا بہت بڑا سبب ہیں۔ جب قوم کے افراد افلاس کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں تو اس سے قوم میں جرائم کی کثرت ہو جاتی ہے۔ روزمرہ کے واقعات اس پر گواہ ہیں کہ بعض لوگ مالی تنگی کی وجہ سے چوری۔ قزاقی۔ اور لوگوں کی جیب کاٹنی شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات جب یہ تنگی اور افلاس انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو یہ لوگ دن دہاڑے امراء کے خون سے اپنا ہاتھ رنگنا شروع کر دیتے ہیں اور ملک کا امن تہس نہس ہو جاتا ہے۔

غربت کی وجہ سے انسان جرائم کا ہی ارتکاب نہیں کرتا بلکہ اس میں اور بھی بے شمار اخلاقی کمزوریاں آ جاتی ہیں۔ فقر اور تنگدستی انسان کو خسیس اور کمینہ بھی بنا دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل سے نکل جاتا ہے۔ وہ امراء کو ہی اَنْدَادًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ سمجھنے لگ جاتے ہیں انہی کو اپنا پالن ہار اور مربی خیال کرنے لگتے ہیں اور ان کا خوفِ خدا کے خوف سے بڑھ کر دل پر مستولی ہو جاتا ہے۔ کاد الفقر ان یکون کفراً اخلاقی بیماریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے انسان کی بہبود طبعی استعدادیں دب جاتی ہیں۔ اس حالت کو بدلنے کی کارگر صورت یہی ہو سکتی ہے کہ غربت تنگدستی۔ بھوک اور افلاس کو دور کرنے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اسلام نے زکوٰۃ کا نظام جاری کر کے غربت کو دور کرنے اور معاشرہ کو خوشحال اور آسودہ بنانے کی عملی صورت پیش کی۔ یہ واقعہ ہے کہ جب معاشرہ میں نظام زکوٰۃ کی پابندی کی جاتی ہے تو [illegible] معاشرہ کے افراد کی [illegible] قابل رشک تھی

اقتصادی فلسفہ

فرضیت زکوٰۃ میں صرف اخلاقی اور روحانی فلسفہ ہی مدنظر نہیں بلکہ اقتصادی فلسفہ بھی اس میں مرکوز ہے زکوٰۃ کے معنے ہیں جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ بڑھوتی زیادتی اور ترقی کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے گویا زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ نے قوم کی اقتصادی اور معاشی ترقی کا ایک بڑا اہم ذریعہ بنایا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا (التوبہ ۱۰۳)

کہ زکوٰۃ کے ذریعہ لوگوں کی ترقی اور انہیں بڑھانے کا انتظام کرو۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ
سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ
وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

(البقرہ آیت ۲۶۲)

ان لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں دانہ کی مثال کی طرح ہے جو سات بالیں اگائے ہر ایک بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا کر دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

ان ہر دو آیات سے ثابت ہے کہ زکوٰۃ کے اموال کا مقصد لوگوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانا اور اقتصادی ترقی سے ہمکنار کرنا ہے۔ کیونکہ جب ان اموال کو غرباء پر خرچ کیا جائیگا اور فقراء و مساکین اور مؤلفۃ القلوب اور مصائب و آفات میں مبتلا انسانوں کو ان اموال سے امداد دی جائیگی تو وہ اس روپیہ سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی طاقت حاصل کریں گے اور ترقی کا انحصار چند اشخاص کے ہاتھوں میں دولت جمع ہونے پر نہیں ہے۔ بلکہ ساری قوم کی مجموعی خوشحالی سے وابستہ ہے۔ جب غرباء میں زکوٰۃ تقسیم ہوگی تو اول روپیہ چند ہاتھوں سے نکل کر قوم کے بے شمار دوسرے افراد میں تقسیم ہو جائے گا۔ دوم اس مالی امداد سے وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنی روزی کما سکیں۔ اس طرح ملک کی اقتصادی اور معاشی حالت مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائے گی

سرمایہ داری کے نظام میں یہی خرابی ہے کہ اس سے دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے اور دوسری تمام قوم افلاس و غربت کے چنگل میں پھنس جاتی ہے۔ سرمایہ داری کی اسی خرابی کے باعث اشتراکیت کا نظام ظاہر ہوا۔ جس کا اصول یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کمائے ہوئے مال کا مالک نہیں۔ سب دولت حکومت کی ہے وہ تمام لوگوں کو ضروریات کے مطابق دے گی

ان دونوں نظاموں کی تفصیلات اور نتائج پر غور کرتے ہیں تو صاف طور پر نظر آتا ہے کہ یہ دونوں نظام افراط اور تفریط کا شکار ہیں۔ اگر سرمایہ دار نظام مزدور طبقہ کے افلاس کا سبب بنتا ہے اور اس سے ان کی محنت کی بے وقری ہوتی ہے تو دوسری طرف اشتراکی نظام نے بھی محنت کی بے وقری کی ہے کیونکہ اشتراکی نظام میں مزدور محنت سے کمائی ہوئی چیز کا خود مالک نہیں بن سکتا۔ اس سے زیادہ محنت اور کوشش کرنے کا جذبہ اور تحریک سرد پڑ جاتی ہے

سرمایہ داری کے نظام کی تاریخ بتاتی ہے کہ سرمایہ دار اقوام نے دوسری اقوام کو لوٹا۔ خود امیر بنے دوسروں کے حقوق غصب کئے اور جو حقوق اپنے نہیں تھے وہ سمجھے کہ یہ ہمارے حقوق ہیں اور وہ پورے ہونے چاہئیں۔ اس طرح افراد کو غریب نہیں کیا۔ بلکہ قوموں کو بھی غریب کر دیا۔

دوسری طرف اشتراکی نظام نے بڑے بڑے سرمایہ داروں کے اموال ہی نہیں چھینے بلکہ ان کی زندگیاں بھی چھین لیں اور جو قوت و استعداد ان کو اللہ تعالیٰ نے دی تھی وہ بھی ہلاک کر دی۔ لیکن اسلام ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا نہ وہ غریب پر ظلم کو برداشت کرتا ہے اور نہ ہی امیر پر۔ اسلام کی نگاہ میں ایک امیر بھی خدا کی مخلوق ہے اور ایک غریب بھی۔ اسلام نے دونوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ اور دونوں کی ترقی کے لئے تدبیریں اختیار کی ہیں

اسلام نے اشتراکیت اور سرمایہ داری کے برعکس محنت کی توقیر اور عزت کی ہے ملکیت کو بھی جائز قرار دیا۔ تاکہ محنت کرنے کا جذبہ زندہ رہے۔ دوسری طرف تقسیم دولت کے لئے زکوٰۃ جیسا پُر حکمت قانون بنا دیا تاکہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہونے پائے۔ بلکہ ساری قوم میں گردش کرتی رہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کا یہ اصول ہے کہ ہر سال جمع شدہ سرمایہ کا چالیسواں حصہ غرباء کے لئے خرچ کیا جائے ایک تو اس لازمی چندہ کی وجہ سے سرمایہ دار ہمیشہ اپنے سرمایہ کو کاروبار میں لگائے رکھے گا۔ تاکہ زکوٰۃ تمام سرمایہ کو کھا نہ جائے۔ کاروبار میں سرمایہ لگانے سے اول روپیہ لوگوں کے ہاتھوں میں گردش کرتا رہتا ہے اور مزدور طبقہ بھی اپنی محنت کا پھل حاصل کرتا ہے۔ پھر امراء اور غرباء کے تعلقات خوشگوار رہتے ہیں امراء غرباء کو اپنا بھائی خیال کرتے ہیں اور ان کے بارہ میں ہمدردی اور مواسات کے جذبات اپنے دل میں بسائے ہوتے ہیں۔ دوسری طرف امراء کے جذبہ ہمدردی کی وجہ سے غرباء کے دلوں میں محبت کے جذبات موجزن رہتے ہیں۔ دونوں طبقوں کے باہمی اتحاد اور مؤاخات کی وجہ سے معاشرہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے محفوظ رہتا ہے

زکوٰۃ قوم کی اقتصادی ترقی میں اس لحاظ سے بھی ایک خاص کردار ادا کرتی ہے کہ زکوٰۃ کو پابندی اور باقاعدگی سے ادا کرنے والے اپنے سرمایہ کو بیکار نہیں رہنے دیتے۔ بلکہ محنت کوشش اور جدوجہد اسکو ترقی دیتے رہتے ہیں ورنہ اصل سرمایہ میں سال بسال کمی ہوتی جائے جس کو فطرۃً کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا پابند اپنی تجارت و زراعت کو جو دولت کے اصل سرچشمہ ہیں۔ ترقی دیتا رہتا ہے کیونکہ جب لازمی طور پر سال میں ایک خاص رقم اسے ادا کرنا پڑے گی تو وہ کوشش کرے گا کہ جہاں تک ہو یہ رقم منافع سے ادا کرے اور اصل سرمایہ محفوظ رہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے زکوٰۃ ان چیزوں پر فرض کی ہے جن میں نمو اور اضافہ کی قابلیت ہو اور اس بناء پر اسلام نے زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لئے ایک سال کی مدت مقرر کی تاکہ ہر شخص اپنے مال یا جائیداد سے کامل طور پر فائدہ اٹھا سکے۔ صحابہ کرامؓ اس نکتہ سے آگاہ تھے اور اسی وجہ سے ہمیشہ تجارت اور کاروبار میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں ان لوگوں کو جو یتیموں کے سرمایہ کے متولی تھے ہدایت کر رکھی تھی کہ وہ اسکو تجارت میں لگائیں تاکہ ان کے بالغ ہونے تک ان کا اصل سرمایہ زکوٰۃ ہی نہ کھا جائے۔ گویا زکوٰۃ کا باقاعدگی سے ادا کرنا سرمایہ کو تجارت پر لگانے اور محنت سے کاروبار کرنے کا موجب بنتا ہے اور مالی ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔ بعض قوموں اور ملکوں کے تجارتی اور تمدنی تنزل کی ایک وجہ ماہرین اقتصادیات نے یہ بتائی ہے کہ ان کے مال کا اکثر حصہ بیکار رہتا ہے اور اسے کاروبار میں نہیں لگایا جاتا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے یہ فرما دیا تھا

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ
وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ
بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝

(التوبہ آیت ۳۴)

اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے رستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔

اس دردناک عذاب سے مراد صرف قیامت کا عذاب ہی نہیں وہ تو جو کچھ ہوگا سو ہوگا۔ اس دنیا میں بھی ان کے لئے اقتصادی دردناک عذاب یہ ہے کہ وہ اس مدفون سرمایہ کو جمع کر ملک کی دولت کو تباہ کرتے ہیں۔ اور اس سے دولت کی افزائش اور ترقی کا کام لینے کی بجائے اس کو بیکار اور معدوم کر کے ملک کو مفلوک محتاج کے عذاب الیم میں مبتلا کرتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس فقر میں مبتلا ہوتے ہیں۔

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مجاہدین دفتر اوّل

آغاز تحریک جدید ہی سے تحریک جدید کے مالی میدان میں قابلِ قدر قربانیاں پیش کرنے والے مخلصین کا گروہ بتقاضائے بشری رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کتنے ہی نایاب گوہر ہم سے جدا ہو گئے اور نئی پود کو یہ پیغام دے گئے ؎

آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

ایسے مخلصین سلسلہ کی رحلت کے وقت ان کی قربانیوں کا تذکرہ نہ صرف ان کے لئے دعا کی تحریک کا باعث ہو گا بلکہ نئی نسل کے لئے دینی خدمات کے میدان میں تحریص و ترغیب کا باعث بھی۔ چنانچہ الفضل میں احبابِ جماعت بافسوس یہ خبر پڑھ چکے ہیں۔ کہ ہمارے ایک محترم بزرگ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۳۴/ج ماڈل ٹاؤن لاہور، بیگم محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترمہ موصوفہ تحریک جدید کے سال اوّل سے ہی اس کے مالی جہاد میں حصہ لیتی رہیں۔ آپ نے پچاس روپیہ کی قربانی سے شروع کیا اور اسے مسلسل اپنی وفات کے سال تک جاری رکھا۔ کتاب موسومہ "پانچ ہزاری مجاہدین" کے صفحہ ۱۵۰ پر آنمحترمہ کی مالی قربانیوں کا ذکر ہے۔ اس طرح ہزاروں روپیہ اشاعتِ اسلام کی خاطر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے دائرہ میں بھی دیگر بہنوں کو تحریک فرما کر اس صدقہ جاریہ کا دوہرا ثواب حاصل کیا۔ کئی سال پہلے کی بات ہے خاکسار کو کراچی جانے اور لجنہ سے تعاون حاصل کرنے کا موقعہ ملا تو اس وقت محترمہ موصوفہ کراچی میں لجنہ کی صدر تھیں۔ آپ نے ہر ممکن تعاون سے ممنون فرما کر اپنی دینی خدمات اور مرکز کے احترام کی روایات کو قائم رکھا اور خاکسار کراچی کی جماعت کے ہر طبقہ سے مطمئن ہو کر واپس لوٹا۔

یکم مارچ ۱۹۷۶ء کی ایک رسید کی اطلاع خاکسار تک پہنچی ہے جس کی رُو سے آپ نے ۲۰۰/- روپیہ ادا فرمایا۔ اس میں وقفِ جدید اور جوبلی فنڈ کے علاوہ تحریک جدید کے لئے ۲۴۰/- روپیہ تھا۔ ظاہر ہے کہ سلسلہ کی متفرق ضروریات کے لئے ان کا باقاعدگی کے ساتھ بصد شوق اپنے عزیز اموال پیش کرنا اسی جذبہ کے تحت تھا کہ سلسلہ کے جملہ امور باحسن طریق انجام پائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جماعت کی جملہ بہنوں کو محترمہ موصوفہ کے نیک اور قابلِ قدر نمونہ کو اپنانے اور اس کی اپنے اپنے دائرہ میں تحریک کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے بزرگ شوہر اور دیگر لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور مرحومہ موصوفہ کو اپنے قرب میں مقامِ خاص سے نوازے۔ غمزدہ خاندان اور مرحومہ کے لئے جملہ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور کی والدہ ماجدہ ۲؍اپریل بروز ہفتہ بوقت نمازِ فجر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ دعاگو، صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، نہایت جرأت مند اور دلیر خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ طور پر عشق و محبت رکھتی تھیں۔

اپنی یادگار تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو لڑکیاں غیر شادی شدہ ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ظفر احمد سرور مربی سلسلہ شیخوپورہ)

ماہنامہ الفرقان کا "اسرائیل نمبر"

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا مقالہ بصورت پمفلٹ چھپ رہا ہے

ماہنامہ الفرقان کا مارچ و اپریل کا شمارہ اسرائیل نمبر تھا جس میں غلط کار معاندین کے اس الزام کی پوری، جامع اور مسکت تردید کی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کا اسرائیلی حکومت سے کسی قسم کا گٹھ جوڑ ہے۔

اس خاص نمبر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے قلم سے مولوی محمد یوسف صاحب بنوری کے رسالہ "ربوہ سے تل ابیب تک" کا ایسا دلچسپ اور مدلّل جواب دیا گیا ہے جسے قارئین نے جاپان، یوگوسلاویہ، انگلستان اور امریکہ تک بہت پسند کیا ہے۔ اس کی مانگ کے پیشِ نظر محترم صاحبزادہ صاحب کا مقالہ پمفلٹ کی صورت میں عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر طبع ہو رہا ہے احباب فوری طور پر اپنی مطلوبہ تعداد سے منیجر مکتبہ الفرقان ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ اس ٹریکٹ کی بکثرت اشاعت بہت بابرکت ثابت ہو گی۔ انشاء اللہ۔

(ابو العطاء جالندھری)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھائی شیخ امیر علی صاحب یکم اپریل سے صاحبِ فراش ہیں۔ نیشنل ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق مریض کے دماغ کی جھلی میں نقص ہے جس کی وجہ سے مریض ہر وقت بے ہوش رہتا ہے۔ کوئی حرکت نہیں کر سکتا۔ زبان تو یکم اپریل سے بند ہے۔ خوراک مصنوعی طریق سے دی جا رہی ہے۔ جسم بالکل بے حس ہے۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔

احباب کرام میرے بھائی کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(شیخ سبحان علی صدر جماعت احمدیہ چک ۴۱۶ سوڈی براستہ گوجرہ ضلع لائلپور)

۲۔ محترمہ نور فاطمہ صاحبہ کے اکلوتے بیٹے کا عنقریب کھوپری سے رسولی نکالنے کا اپریشن ہونے والا ہے تمام احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ بچے کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری بشیر احمد زعیم انصار اللہ بلیانوالہ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ جماعت احمدیہ بہاولپور کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم غلام احمد صاحب اشرف چند دنوں سے بیمار ہیں احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (رانا مبارک احمد قائد ضلع و علاقائی بہاولپور)

۴۔ مکرم کریم احمد صاحب کارکن دفتر خزانہ کا بچہ چند روز سے بیمار ہے احبابِ جماعت سے اس کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (فضل الٰہی طاہر کارکن دفتر الفضل)

۵۔ خاکسار کافی عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اور کئی ایک پریشانیوں میں بھی مبتلا ہے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد بھٹی۔ رحمت بازار ربوہ)

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ (حدیث نبوی)
There is a CURE for
every disease
you have only to search.
مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں۔
کیور میڈو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ربوہ۔ فون ۲۰۶

مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔
باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیت "یؤمنون بالغیب" میں مہدی موعود کی خبر ہے

بعض قدیم شیعہ بزرگوں کا عارفانہ تفسیری نکتہ

ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم مدیر اردو "دائرہ معارفِ اسلامیہ" کی تحقیق کے مطابق برصغیر پاک و ہند میں عربی کی سب سے پہلی تفسیر "غرائب القرآن و رغائب الفرقان" ہے جو تہران میں ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء میں طبع ہوئی۔ یہ تفسیر حضرت نظام الدین حسن بن محمد بن حسین شافعی قمی نظام نیشا پوری دولت آبادی کی مبارک تالیف ہے جو بلحاظ ترتیب و مواد بڑی عمدہ تفسیر ہے اور کشاف اور تفسیر کبیر رازی کے ہم پایہ ہے۔ "کتاب المہدی" (مطبوعہ تہران) کے فاضل مولف اس شاندار تفسیر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"در تفسیر نیشا پوری جلد اوّل در ذیل آیہ شریفہ یؤمنون بالغیب میگوید: بعضی از شیعہ گفتہ اند منظور از کلمۂ غیب کہ دراین آیہ شریفہ است ہماں مہدی منتظری است کہ خدا در قرآن مجید بوسیلۂ ایں آیہ از وجود مقدس آنحضرت میدہد۔" (از "کتاب المہدی" از علامہ السید صدر الدین صدر از کتابفروشی اسلامیہ تہران ۱۹۶۶ء صہ ۱۳)

(ترجمہ) تفسیر نیشا پوری میں (مصنّف) آیہ شریفہ "یؤمنون بالغیب" کے ذیل میں رقمطراز ہے کہ شیعوں میں سے بعض سے روایت ہے کہ اس آیۂ شریفہ میں کلمۂ غیب سے مراد وہی مہدی منتظر ہیں جن کے وجودِ مقدس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس آیت کے ذریعہ خبر دی ہے۔

وضاحت

کتاب المہدی مطبوعہ تہران کے نامور مولف کا اسمِ گرامی سید صدر الدین صدر (۱۸۸۲ء-۱۹۵۴ء) ہے۔ الفضل مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۶ء کے صفحہ آخر کا مطبوعہ نوٹ اسی کے مطابق کر لیا جائے۔

(ادارہ)

تقریب شادی

بتاریخ ۴ اپریل بروز اتوار مکرم محمد ابراہیم صاحب بی اے ابن مکرم مہر الدین صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء پر مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترمہ شمسہ حفیظ صاحبہ بنت مکرم عبد الحفیظ خان صاحب بی۔ اے ٹی۔ آئی سلطان پورہ لاہور کے ہمراہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا تھا۔ شمسہ حفیظ صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ماسٹر عبد العزیز صاحب مرحوم نوشہروی کی پوتی کی بیٹی ہیں۔

بارات ربوہ سے لاہور گئی جہاں بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اسی شب بارات واپس ربوہ آگئی۔ اگلے روز دولہا کے والد مکرم مہر الدین صاحب نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیز چوہدری لیاقت محمود صاحب کارکن دفتر خزانہ ربوہ آف کلر کہار ضلع جہلم کا نکاح ہمراہ حمیدہ بیگم صاحبہ دختر مکرم ڈاکٹر کرم بخش صاحب مرحوم آف حسن ابدال ضلع راولپنڈی بعوض حق مہر مبلغ چار ہزار روپیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ برکت بنائے۔ آمین

(چوہدری نیاز قطب کلر کہار ضلع جہلم)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم احمد زمان تنویر فوٹو گرافر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام محمد ذیشان تنویر رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم ملک عبد الرشید صاحب آف شارجہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(بیگم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم۔ ربوہ)

بلا تبصرہ:-

"اقلیتوں کے نمائندوں کا انتخاب مذاق ہے"

"لاہور ۲۸ مارچ۔ پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے صدر جیمز صوبے خان نے ۱۲ مارچ کو قومی اسمبلی میں مخصوص اقلیتی نشستوں کے انتخاب کا بائیکاٹ کرنے پر تمام مسیحی سیاسی، سماجی اور مذہبی پارٹیوں اور ان کے رہنماؤں کے علاوہ ملک بھر کے اسّی لاکھ مسیحیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے نام نہاد مسیحی امیدواروں کے مقابلے میں انہوں نے کاغذات داخل نہ کر کے اپنی مسیحی یکجہتی کا واضح ثبوت دیا ہے اور اپنے ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر پیپلز پارٹی کے ان نام نہاد امیدواروں سے لاتعلقی کا اظہار کر کے پوری دنیا میں اپنے دینِ مسیحیت کے وقار کو بہت بلند کر دیا ہے۔ انہوں نے مسیحیوں سے اپیل کی کہ وہ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر نامزد ان نام نہاد مسیحی ارکان کو اپنی صفوں میں نہ گھسنے دیں کیونکہ ان نام نہاد چاروں مسیحی امیدواروں نے پیپلز پارٹی میں شامل ہو کر اپنے مسیحی عقیدے سے انحراف کر لیا ہے اور اس پارٹی کے اصول "اسلام ہمارا دین ہے" کو واضح طور پر تسلیم کر لیا ہے جن کو عنقریب دینِ مسیحیت سے خارج کرنا ضروری ہو گیا ہے انہوں نے وزیر اعظم بھٹو سے اپیل کی ہے کہ وہ اقلیتی نشستوں کے انتخاب کے ڈھونگ کو فوراً منسوخ کریں اور اقلیتوں کو اپنا امیدوار خود کھڑا کرنے کا موقع فراہم کریں۔" (نوائے وقت لاہور ۲۹ مارچ ۷۶ء)

تفسیر کبیر جلد چہارم و پنجم

تفسیر کبیر جلد چہارم (جو سورۃ مریم۔ طٰہٰ۔ انبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے) و جلد پنجم (جو سورۃ الحج، مومنون، سورۃ نور کی تفسیر پر مشتمل ہے) اس وقت دستیاب ہیں۔ جلد پنجم کے چند گنتی کے نسخے ہیں اس لئے خواہشمند احباب فوری توجہ فرماویں۔

ادارہ طباعت و اشاعت قرآن مجید۔ ربوہ

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں چھپوالی گئی ہیں۔ اس دفعہ خریداری نمبر تبدیل کر دئے گئے ہیں۔ خریداران الفضل اب اس نئے چٹ نمبر کے حوالہ سے خط و کتابت کیا کریں یہ نمبران کی پتہ کی چٹ پر درج ہے۔ (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴